پیسے چوری کرنے کے بدلے میں کوئی اور چیز لوٹانا

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2852

تاریخ اجراء: 01 محرم الحرام 1446ھ / 08 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص کی چکی ہے، وہ گندم پیس کر آٹا بنا کر دیتا ہے، اس شخص نے اپنی ضرورت کی وجہ سے کسی دوسرے شخص کی پوٹلی سے اس کی اجازت کے بغیر پیسے نکالے اور استعمال کر لیے۔ پھر جب اس چکی والے شخص کے پاس پیسے آئے تو اس نے پوٹلی والے کو زیادہ اچھا آٹا واپس کیا یعنی پوٹلی والا اس کے پاس گندم پسوانے کے لیے آیا تو اس نے اسے اچھا اور زیادہ آٹا دے دیا تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ جبکہ اس شخص کو معلوم نہیں ہے کہ مجھے زیادہ آٹا دیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

کسی شخص کی اجازت کے بغیر اس کا مال لے لینا، شرعاً ناجائز و گناہ اور حرام ہے، اس لیے اولاً تو اس شخص پر لازم ہے کہ اپنے اس فعل سے سچی توبہ کرے۔

ثانیاً: پوچھی گئی صورت میں جب اس شخص نے پوٹلی سے پیسے نکال کر خرچ کر لیے ہیں تو اب ان پیسوں کے عوض اچھا اور زیادہ آٹا دینے سے بری الذمہ نہیں ہو گا بلکہ اس پر لازم ہے کہ مالک کو پیسے ہی واپس کرے، پیسوں کے علاوہ کوئی دوسری چیز دینا کافی نہیں ہو گا کیونکہ پیسے مثلی ہوتے ہیں اور مثلی چیز ہلاک کرنے پر مثل کے ساتھ تاوان دینا ہی لازم ہوتا ہے۔ البتہ پوچھی گئی صورت میں پیسے واپس کرنے میں یہ ضروری نہیں کہ مالک کو بتا کر واپس کرے بلکہ کسی بھی طرح یا کسی بھی نام سے اس کے پیسے اس تک پہنچا دیتا ہے تو بری الذمہ ہو جائے گا۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 29)

سنن الدار قطنی میں ہے ”أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يحل مال امرء مسلم الاعن طيب نفس “ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی رضا کے لینا حلال نہیں ہے۔(سنن الدارقطنی، رقم الحدیث 2886، جلد 3، صفحہ 424، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے ”لا يجوز لا حد من المسلمين اخذ مال احد بغير سبب شرعي “ترجمہ: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ بغیر کسی سبب شرعی کے کسی کا مال لے۔(ردالمحتار علی الدرالمختار، ج 4، ص 61، دارالفکر، بیروت)

در مختار میں ہے ”يجب رد مثله إن هلك وهو مثلي “ترجمہ: اور مثلی چیز غصب کی ہو تو اس کی مثل لوٹانا ہی واجب ہوتا ہے۔(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الغصب، ج 6، ص 183، دارالفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے ”غاصب کے واپس کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس طرح واپس کرے کہ مالک کو علم ہو جائے۔ اگر اس کی لاعلمی میں چیز واپس کردی بری ہو گیا مثلاً اس کے صندوق یا تھیلی میں سے روپے نکال لے گیا تھا پھر اس میں رکھ آیا اور مالک کو پتا نہ چلا یہ واپسی بھی صحیح ہے، یوہیں اگر کسی دوسرے نام سے مالک کو دے دی جب بھی بری ہو جائے گا مثلاً مالک کو ہبہ کیا یا ودیعت کے نام سے اسے دے آیا۔۔۔ جو چیز غصب کی اور وہ ہلاک ہو گئی اس کی دو صورتیں ہیں اگر وہ چیز قیمی ہے تو قیمت تاوان دے اور مثلی ہے تو اس کی مثل تاوان میں دے۔"(بہار شریعت، ج 3، حصہ 15، ص 212، 211، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net